

## 6 بازارِ مبادلہ اور انتظام ذخائر

### 6.1 بازارِ زر اور بازارِ قرضہ

ترقی یافتہ مالی منڈی زرعی پالیسی کے موثر نفاذ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پاکستان کے بازار ہائے زر، قرض اور مبادلہ کی گہرائی، سیالیت اور کارکردگی کو بہتر بنانے میں مزید پیش رفت کی، جو بینک کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے توقعات کو جانچنے اور کم گرائی کو برقرار رکھنے کے اپنے مقصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جن سے زرعی پالیسی موقف پر عملدرآمد میں مدد ملی اور مالی بازار ہموار طور پر چلتے رہے۔

#### 6.1.1 شرح سود کو ریڈور فریم ورک میں بہتری

زرعی پالیسی کی اثر انگیزی کو بڑھانے اور بین الینک منڈی میں سیالیت کے بہتر انتظام کے لیے اسٹیٹ بینک نے شرح سود کو ریڈور فریم ورک کا ڈھانچہ بہتر بنایا۔ اس بہتر فریم ورک کا اہم ترین وصف اسٹیٹ بینک کے نئے اور بنیادی پالیسی ریٹ کے طور پر بازار زر کی شبیہ ریپو شرح کے لیے ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ کا متعارف کرایا جانا تھا۔ اس اقدام سے اسٹیٹ بینک کا عملی ہدف شرح سود کو ریڈور کے اندر متعین ہو گیا یعنی بالائی شرح سے 50 بیس پوائنٹس نیچے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہتر شرح سود کو ریڈور اختیار کرنے کا بنیادی مقصد زرعی پالیسی کی موثر ترسیل کی خاطر قلیل مدت شرح سود کو پالیسی ریٹ کے ارد گرد مستحکم کرنا تھا۔ شرح سود کو ٹارگٹ ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کی سیالیت کی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر بار بار اور بڑے حجم کے بازار زر کے سودے (OMOs) کیے۔ نتیجتاً مئی 2015ء کے زرعی پالیسی بیان کے دور کے بعد سے شبیہ ریپو ریٹ (اوسطاً) نئے ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ (پالیسی ریٹ) 6.50 فیصد کے قریب رہا جس سے زرعی پالیسی موقف کے کامیاب نفاذ کی نشاندہی ہوتی ہے۔

#### 6.1.2 اسلامی بینکاری اداروں کے لیے انتظام سیالیت کے آلات کا متعارف کرایا جانا

پاکستان میں اسلامی بینکاری نے حالیہ برسوں میں بہت ترقی کی ہے۔ تاہم ملکی منڈی میں شریعت سے ہم آہنگ آلات کی محدود دستیابی کی بنا پر اسلامی بینکاری ادارے اس سیالیت کا انتظام کرنے میں دشواریوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک (جی آئی ایس) کے نئے اجرا کے فقدان اور مجریہ جی آئی ایس کے اسٹاک کی میعاد پوری ہونے کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کا انتظام مزید مشکل ہو گیا۔

اسلامی بینکاری اداروں کو اپنے انتظام سیالیت میں مدد دینے اور زرعی پالیسی کی ترسیل کی اثر انگیزی بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2014ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے لیے بازار زر کے سودے متعارف کرائے۔ بازار زر کے ان سودوں کے تحت اسٹیٹ بینک کئی نرخوں کی مسابقتی بولی پر مبنی نیلامی کے ذریعے موخر ادائیگی (بیج موہل) یا فوری ادائیگی کی بنیاد پر جی آئی ایس خرید یا بیچ سکتا ہے۔ بازار زر کے ان سودوں سے اسٹیٹ بینک کو مارکیٹ کے اس جز میں دستیاب سیالیت کے انتظام کا ایک طریقہ میسر آ گیا اور اسلامی بینکاری اداروں کو خصوصاً حکومت پاکستان کی جانب سے نئے صکوک کے اجرا کی عدم موجودگی میں اپنی فاضل رقم کے بہتر بندوبست میں مدد ملی۔

#### 6.1.3 ڈیری ویٹوٹرانزیکشنز پورٹنگ سسٹم (DTRS) کی تشکیل اور نفاذ

ملک میں اوور دی کاؤنٹر ماخوڑہ منڈی اسٹیٹ بینک کے ضوابطی فریم ورک کے تحت چلتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اجازت سے بینک ماخوڑہ لین دین کرتے ہیں اور ہر مہینے لین دین کی تفصیلات کی رپورٹ دیتے ہیں۔ ماضی میں پورے منڈی کا منظر نامہ جاننے کے لیے ان رپورٹوں کے اعداد و شمار کو دستی طور پر پروسیس کرنا پڑتا تھا۔ اسٹیٹ بینک

نے ماخوذ یہ منڈی کی سرگرمیوں کی بغور نگرانی کے لیے ڈیری ویٹوٹرانزیکشنز رپورٹنگ سسٹم (DTRS) متعارف کرایا تاکہ پاکستان میں کام کرنے والے بینکوں کی تمام ماخوذ یہ لین دین اس کی نگاہ میں رہیں۔

ڈی ٹی آر ایس جو اپریل 2015ء میں متعارف کرایا گیا انہی خطوط پر تشکیل دیا گیا ہے جن پر زر مبادلہ اور بازار زر کی لین دین کی نگرانی کے لیے بالترتیب ایف ایکس سی آر ایس اور ایم سی آر ایس تشکیل دیے گئے تھے۔ ڈی ٹی آر ایس کے تحت تمام بینکوں پر لازم ہے کہ ماخوذ یہ لین دین کی اطلاع دیں جن میں ہفتہ وار بنیاد پر کراس کرنسی تبدل، شرح سود تبدل، زر مبادلہ کارروائیاں اور فارورڈ ریٹ ایگریمنٹس شامل ہیں۔ بینک اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ اور فراہم کردہ فارمز پر اپنے ماخوذ یہ لین دین کی تفصیلات بھیجتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کو جو اعداد و شمار موصول ہوتے ہیں وہ ڈی ٹی آر ایس میں لوڈ کیے جاتے ہیں اور نگرانی و تجزیے کے لیے دستیاب ٹولز کی مدد سے رپورٹیں تیار ہوتی ہیں۔

## 6.2 بازار مبادلہ

ایک مستحکم اور متحرک بازار مبادلہ مالی شعبے اور مجموعی معیشت کے ہموار طور پر چلنے کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ملک کے بازار مبادلہ کے ہموار طور پر کام کرنے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے پر توجہ مرکوز رکھی۔ مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر 30 جون 2015ء تک 4.6 ارب ڈالر بڑھ کر 18.7 ارب ڈالر ہو گئے۔

### 6.2.1 پاکستان میں سرحد پار چینی کرنسی تصفیے کے نظام کا قیام

پاکستان نے 2011ء میں پیپلز بینک آف چائنا کے ساتھ کرنسی تبدل کا معاہدہ کیا تھا جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان اپنی اپنی مقامی کرنسیوں میں دو طرفہ تجارت اور براہ راست سرمایہ کاری کی مالکاری کو فروغ دینا تھا۔ چینی کرنسی میں چین کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں آئی سی بی سی پاکستان کو ملک میں مقامی چینی کرنسی سسٹمٹ اوکلی رنگ کا بندوبست قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ان سلسلہ وار اقدامات کا حصہ ہے جو چینی کرنسی میں چین کے ساتھ کاروبار کی حوصلہ افزائی کے لیے کیے گئے ہیں جیسے بینکوں کو چینی کرنسی کی امانتیں قبول کرنے اور درآمد کنندگان و برآمد کنندگان کو چینی کرنسی میں قرضے دینے کی اجازت دینا۔ چینی کرنسی تصفیے کے نظام کے اہم اجزاء یہ ہیں:

- (1) آئی سی بی سی پاکستان کی برانچوں کو پاکستان میں کام کرنے والے بینکوں کے چینی کرنسی کھاتے کھولنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ چینی کرنسی میں لین دین کا تصفیہ کیا جاسکے جیسے چین سے آنے والے رجائے والی ترسیلات زر۔
  - (2) آئی سی بی سی پاکستان کی برانچیں چینی کرنسی میں لین دین کے تصفیے کے لیے بین البینک مارکیٹ کو چینی کرنسی کی سیالیت فراہم کر سکتی ہیں۔
- حالیہ مقامی اور عالمی معاشی حالات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ اس اقدام کے چین پاکستان روابط کے لیے بالعموم اور پاکستانی معیشت و بینکاری نظام کے لیے بالخصوص طویل مدت فوائد حاصل ہوں گے۔

## 6.3 زر مبادلہ کے ذخائر کا انتظام

### 6.3.1 عالمی معاشی منظر نامہ

سال کی ابتدا میں اضافی رسد کی بنا پر تیل کی قیمتوں میں زوال کا رجحان تھا۔ اوپیک نے نان اوپیک پیدا کنندگان خصوصاً شمالی امریکہ کے تیل آئل پیدا کرنے والوں کی جانب سے اضافی رسد کی بنا پر مارکیٹ میں اپنا حصہ قائم رکھنے کے لیے رسد کم نہیں کی۔ توقع تھی کہ تیل کی قیمت سے امریکہ میں گھریلو صرف بڑھے گا۔ تیل کی قیمت سے امریکی گرانٹی میں بھی کمی آئی اور وہ صفر کے قریب پہنچ گئی۔ تاہم فیڈرل ریزرو نے اسے عارضی عوامل سے منسوب کیا۔ امریکی معیشت تیزی سے بڑھی اور 2014ء میں 2.4 فیصد نمو پائی۔ فیڈرل ریزرو نے نشاندہی کی کہ جب اعداد و شمار سے تصدیق ہو جائے گی کہ معیشت نمو کی راہ پر چل پڑی ہے تو زری پالیسی کی سختی شروع ہو جائے گی۔ اس کے برخلاف یورپی معیشتیں سال کے دوران مشکلات کا شکار رہیں۔ فرانس کی نمو 0.2 فیصد، اٹلی کی منفی 0.4 فیصد، پرتگال کی 0.9 فیصد، اسپین کی 1.4 فیصد اور جرمنی کی 1.6 فیصد رہی۔

غیر یقینی معاشی اعداد و شمار کی وجہ سے بانڈ اور زر مبادلہ مارکیٹوں میں اتار چڑھاؤ، پالیسی اقدامات اور سیاسی واقعات کے تغیرات کی وجہ سے زر مبادلہ کی حرکات میں اچانک اور تیزی سے تبدیلیاں آئیں۔ مالی سال 15ء کے دوران امریکی ڈالر، برطانوی پونڈ کے مقابلے میں 8.91 فیصد، یورو کے مقابلے میں 22.92 فیصد، جاپانی ین کے مقابلے میں 20.89 فیصد، آسٹریلوی ڈالر کے مقابلے میں 22.39 فیصد اور کینیڈین ڈالر کے مقابلے میں 17.08 فیصد بڑھ گیا۔ مختصر آ، سال کے دوران تمام اہم کرنسیاں مضبوط ہوتے ہوئے ڈالر کے مقابلے میں کمزور ہوئیں۔ جو بڑے واقعات اس انتہائی تغیر کا باعث بنے ان میں یورپی مرکزی بینک کی جانب سے 1.1 ٹریلین یورو کی مقداری نرمی کا پروگرام، دنیا بھر میں مرکزی بینکوں کا زری پالیسی کو نرم کرنا، یوروزون سے یونان کے نکلنے کا خدشہ، فیڈرل ریزرو بینک اور یورپی مرکزی بینک کی زری پالیسی کی ڈی کپلنگ اور اجناس کی قیمتوں کا گرنا شامل ہیں۔ موجودہ معاشی حالات اور اس کے ساتھ زری حکام کی جانب سے پالیسی اقدامات کی بنا پر ریاستی یا فتوں کی سطح انتہائی کم ہو گئی اور بعض صورتوں میں منفی ہو گئی۔

اگرچہ نئے بیل آؤٹ پیکیج پر نئی حکومت اور ٹریوینکا یعنی یورپی مرکزی بینک، آئی ایم ایف اور یورپی کمیشن کے درمیان طویل مذاکرات آخر میں کامیاب رہے تاہم ان سے مالی منڈی میں بہت بے یقینی اور دباؤ پیدا ہوا۔ چینی معیشت اپنا مالی سال 15ء کا ہدف پورا کرنے میں کامیاب رہی جس سے عالمی نمو کو کچھ سہارا ملا۔ زری اقدامات کے علاوہ چینی پالیسی سازوں نے ریاستی ملکیتی اداروں کے لیے اپنا اصلاحاتی ایجنڈا پیش کر کے بھی معیشت کو تقویت دینے پر توجہ مرکوز رکھی۔ توقع ہے کہ چینی معیشت کو رین من بی کی عالمگیریت سے فائدہ ہوگا جس میں چینی سرمایہ منڈیوں کو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے کھولنا اور سرحد پار تجارتی تصفیے کے لیے رین من بی کے عالمی استعمال کو ترویج دینا شامل ہے۔

### 6.3.2 ایس بی پی کے انتظام ذِ خاطر کی حکمت عملی

اسٹیٹ بینک نے اپنی یہ حکمت عملی جاری رکھی ہوئی ہے کہ مجموعی خطرہ جاتی پیمانوں پر قائم رہا جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ بیرونی ذِ خاطر کا جزدان اسٹیٹ بینک کے تحفظ اور سیالیت کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب منافع پیدا کرے۔ سال کے دوران ذِ خاطر میں اضافہ ہوا ہے اور توقع ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی کے فائدے کی بنا پر یہ رجحان جاری رہے گا۔ م 15ء میں چینی بانڈ مارکیٹ میں سرمایہ کاری جاری رہی اور سال کے دوران بڑھی۔ اسٹیٹ بینک کے مجموعی ذِ خاطر کے جزدان میں چینی بانڈ کا اہم کردار ہے اور یہ خطرے کے تنوع اور یافت میں اضافے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

### 6.4 زر مبادلہ کا نظام

مالی سال 15ء کے دوران زر مبادلہ کے نظام میں جو اہم تبدیلیاں کی گئیں وہ یہ ہیں:

- درآمد کنندگان کی چھوٹی درآمدات کی حقیقی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے انہیں تمام اہل اشیا کی درآمد کے لیے لیٹر آف کریڈٹ یا بینک گارنٹی کی شرط کے بغیر فی انوائس 10000 ڈالر یا مساوی زر مبادلہ میں پیشگی ادائیگی کی اجازت دی گئی۔
- مقیم پاکستانیوں کی انفرادی زر مبادلہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بیرون ملک علاج اور تعلیم کے سلسلے میں ترسیلات زر زر مبادلہ کے اجرا سے متعلق ہدایات طریقہ کار آسان بنا دیے۔
- بیرونی کرنسی میں ڈیل کرنے کی محدود اجازت رکھنے والے ہوٹلوں کی جانب سے زر مبادلہ کی لین دین کی نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے بین الاقوامی شماریاتی معیارات کے مطابق رپورٹنگ کی شرائط پر نظر ثانی کی گئی۔
- مبادلہ کمپنیوں کو مزید سہولت دینے کی خاطر مبادلہ کمپنیوں (کلیئر ایسے) کی تجدید شدہ لائسنسوں کی میعاد لائسنس کے خاتمے کی تاریخ سے تین سال سے بڑھا کر پانچ سال کر دی گئی بشرطیکہ وہ اسٹیٹ بینک کی مطلوبہ شرائط پوری کریں۔
- مبادلہ کمپنیوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے انہیں مجاز مالی اداروں کے ایجنٹ کے طور پر برانچ لیس بینکاری سرگرمیاں انجام دینے کی اجازت دی گئی۔

## 6.5 آنے والی ترسیلات زر

مالی سال 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر بڑھ کر 18.7 ارب ڈالر ہو گئیں جس سے پچھلے سال کے مقابلے میں 18.2 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ملک کی برآمدات کا لگ بھگ 45 فیصد تھیں اور جی ڈی پی کا 6.5 فیصد ہیں۔

پاکستان ریپی ٹنس انی شیٹ (PRI) (اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت کا مشترکہ اقدام) نے باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کا حجم بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حالیہ زمانے میں پی آر آئی کے تحت ترسیلات زر کے بہاؤ کو مزید بہتر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل اہم اقدامات کیے گئے ہیں:

- ترسیلات زر بھیجنے اور وصول کرنے والوں دونوں کے لیے مالی اداروں کی جانب سے اختراعی مصنوعات متعارف کرایا جانا۔
- مالی اداروں کی بیرون ملک مارکیٹ کوریج میں اضافہ۔
- سمندر پار پاکستانیوں میں دیگر متعلقہ فریقوں سے مل کر آگے بڑھانے کی کوششیں۔
- روانگی سے قبل بریفنگ پروگرام کے لیے ملک بھر میں ورکشاپس
- صارفین کی جانب سے سوالات اور ترسیلات زر میں تاخیر کے سلسلے میں شکایات کا جواب دینے کے لیے پی آر آئی کے کال سینٹر کا قیام

سمندر پار پاکستانیوں کو باضابطہ ذرائع سے پیسہ بھیجنے کی ترغیب دینے کے لیے حکومت پاکستان نے اکتوبر 1985ء میں ترسیلات زر پر ٹی ٹی چارجز کی واپسی کی اسکیم متعارف کرائی تھی۔ اس اسکیم میں تبدیلی کر کے واپسی کا ریٹ 25 سعودی ریال سے کم کر کے 20 سعودی ریال فی لین دین کر دیا گیا ہے۔ ٹی ٹی چارجز کی واپسی کے لیے کم از کم ترسیل شدہ رقم 100 ڈالر سے بڑھا کر 200 ڈالر یا دیگر کرنسی میں اتنی ہی رقم کر دی گئی ہے۔

## 6.6 ٹریڈری آپریشنز

بیرونی کرنسی کی سرمایہ کاریوں اور زر مبادلہ کے کاروبار سے متعلق اعداد و شمار اکتشاف کے ایک میکانزم آئی اے ایس سے ہم آہنگ مالی گوشواروں کے لیے تیار کر کے نافذ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ فرٹ آفس کی آغاز کردہ داخلی معینہ آمدنی کے تمکات کی سرمایہ کاری کے لیے پہلی بار تصفیے کے طریقوں کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ اس کامیاب عمل سے بیک آفس میں انسانی وسائل کی داخلی استعداد پیدا ہوئی ہے اور مستقبل میں اندرونی جزدان کے تنوع میں بہت مدد ملے گی۔ سوئفٹ سسٹم کے آپریشنز کو مزید مستحکم کرنے کے لیے ڈیٹا بیس ریکوری سوئفٹ ویئر خرید کر نصب کر دیا گیا ہے۔ بنیادی بزنس کے حوالے سے کاروبار کے صحیح اور بروقت تصفیے، روایتی نیز جدید ٹریڈری لین دین کی ریکارڈنگ اور رپورٹنگ اور بیرونی کرنسی کی ادائیگیوں کو یقینی بنایا گیا۔